جلد ۲۹ | ۶-ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۱۵-ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۶-ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۵۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۴-ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پانچ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت زکام اور گلے کی خراش کی وجہ سے ناساز ہے - احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے علیل ہے - دعائے صحت کی جائے ؛

مولوی ابو العطاء صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپور سے مناظرہ کے بعد واپس آگئے ہیں ؛

روزنامہ الفضل قادیان ۱۵-ماہ شوال ۱۳۶۰ھ

جنگ کے دَوران میں انگلستان کی عورتوں کی خدمات اور احمدی خواتین

جنگ یورپ میں مرد تو اپنے اپنے ملک کی حفاظت اور اپنے قومی وقار کی خاطر جانیں قربان کر رہے ہیں - عورتیں بھی بڑی ہمت اور جان فشانی سے جدوجہد کر رہی ہیں - انگلستان کی عورتوں کے متعلق معلوم ہُوا ہے - کہ چونکہ جنگ کی وجہ سے دُوسرے ممالک سے غلہ وغیرہ لانے کے لئے جہاز ملنا کا فارغ ہونا مشکل تھا - اس لئے آغاز جنگ سے ہی دس ہزار سے زائد عورتوں اور نوجوان لڑکیوں نے کھیتی باڑی کا کام سنبھال کر جہاں مردوں کو جنگ میں شریک ہونے یا جنگی سامان تیار کرنے کے لئے فارغ کر دیا - وہاں کڑکڑاتی سردیوں - برف باری اور چلچلاتی دُھوپ میں طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کھیتوں میں کام کر کے انگلستان کو اناج اور غلہ ممالک غیر سے منگوانے سے بے نیاز کر دیا ہے - گذشتہ سال جب نازیوں نے انگلستان پر اندھا دھند ہوائی حملے شروع کئے - اور ہر جگہ بم برسائے - اس وقت بھی ان میں سے اکثر پناہ گاہوں میں جانے کے بجائے کھلے کھیتوں میں کام کرتی رہیں ؛

زمانۂ جنگ میں عورتوں کی اس کارگزاری کے سلسلہ میں اکسفورڈ یونیورسٹی میں بی - اے میں پڑھنے والی ایک لڑکی کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے - جو شہر میں پیدا ہوئی - پلی - اور پروان چڑھی - اور جس نے طفولیت سے موجودہ عمر تک آرام و آسائش کی زندگی بسر کی - کھیتی کیاری کا کام کرنا تو الگ رہا - کبھی یہ کام ہوتے بھی نہ دیکھا - مگر جنگ شروع ہونے پر جب حکومت نے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے عورتوں اور لڑکیوں سے اپیل کی - تو وہ امتحان کی تیاری ترک کر کے کھیتوں میں کام کرنے والی نسوانی فوج میں داخل ہو گئیں - بیان کیا گیا ہے - کہ اس نے ایک دن میں صبح سے شام تک ۲۰ ایکڑ بنجر زمین میں ہل چلایا ؛

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسی مخلص خواتین ہیں - جو اسلام کے لئے شاندار مالی قربانیاں پیش کرتی رہتی ہیں اور اس کثرت سے ہیں - کہ دُنیا کی کسی مالدار سے مالدار قوم میں اس نسبت سے مالی قربانی کرنے والی خواتین قطعاً نہیں پائی جاتیں لنڈن میں سب سے پہلی مسجد جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی - وہ صرف احمدی خواتین کے مالی ایثار اور قربانی کا ہی نتیجہ ہے حالانکہ لنڈن ایسی جگہ ہے - جہاں اس سے قبل ساری دُنیا کے مسلمانوں - اور ان کے بادشاہوں تک کو مسجد تعمیر کرنے کی سعادت نہ حاصل ہو سکی - علاوہ ازیں ہر سال احمدی خواتین دین کی خدمت کے لئے ہزاروں روپے پیش کرتی ہیں - باوجود اس کے ہم انگلستان کی عورتوں کی اس قابلِ تعریف سعی - اور کوشش کو پیش کر کے جو دورانِ جنگ میں وہ کر رہی ہیں - احمدی خواتین سے کہنا چاہتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج جو اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے - اس کی ہر طرح امداد کرنے میں انہیں اور زیادہ ایثار اور قربانی اور محنت و مشقت سے کام لینا چاہیئے - خاص کر لجنہ اماء اللہ کے شعبہ دستکاری کو اپنی سرگرم محنت سے اس قدر مفید اور منافع بخش بنا دینا چاہیئے کہ سلسلہ کے لئے آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے ؛

اس کے علاوہ اپنے گھروں میں ایک لمحہ بھی بے کار نہیں گزارنا چاہیئے - گھر کے کام کے بعد کوئی نہ کوئی محنت اور مشقت کا شغل جاری رکھنا چاہیئے - اور اس طرح جو آمدنی ہو - اس میں سے دین کی خدمت کے لئے دینا چاہیئے ؛

لدھانہ میں گائے کا گوشت فروخت کرنیکے خلاف ہندوؤں کا شور

حکومت نے جب پے در پے دو دفعہ فوجی ضروریات کے لئے پنجاب میں مذبح بنانے کی سکیموں کو ہندوؤں کی ایجی ٹیشن کے باعث بہت بڑا نقصان اٹھاتے ہُوئے واپس لے لیا تو اسی وقت یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا - کہ ہندو اب دوسرے مقامات میں مسلمانوں کے لئے ذبیحہ گائے کے متعلق مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کریں گے - اب یہ خطرہ حقیقت اختیار کرتا نظر آ رہا ہے - چنانچہ ہندو اخبارات میں لدھانہ کے متعلق شور مچایا جا رہا ہے - کہ "گئو ماس کی فروخت کے لائسنس منسوخ کئے جائیں" حالانکہ یہ کوئی نئے لائسنس جاری نہیں کئے گئے - بلکہ سابقہ لائسنسوں کی صرف تجدید کی گئی ہے - لیکن اگر نئے بھی جاری کئے جا سکتے - تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے خلاف ہندوؤں کا شور مچانا جائز قرار دیا جا سکے - کیونکہ جہاں پہلے آٹھ دس دوکانوں میں گائے کا گوشت فروخت ہوتا ہے - وہاں آبادی میں اضافہ ہو جانے یا نئی ضروریات پیدا ہو جانے کی وجہ سے ایک دو اور دوکانیں کھل جائیں - تو اندھیر نہیں آ سکتا - لیکن ہندو جو اب یہ سمجھنے لگے ہیں - کہ وہ گائے کشی کے معاملہ میں گورنمنٹ کو جھکنے پر مجبور کر سکتے ہیں - کسی دلیل اور سابقہ طریقِ عمل کو کب خاطر میں لا سکتے ہیں - چنانچہ انہوں نے لدھانہ میں "گئو ماس کی فروخت" بند کرانے کے لئے باقاعدہ ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے ؛

اس موقعہ پر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر حکام نے ہندوؤں کے شور و شر سے مرعوب ہو کر لدھانہ میں کسی قسم کی کمزوری دکھائی - تو وہ صوبہ کے امن و امان کے لئے سخت مضر ثابت ہوگی ؛

ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر کی طرف سے جماعت احمدیہ کی جنگی خدمات کا اعتراف

یکم نومبر کو گورداسپور میں جو دربار ہوا۔ اس میں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے ڈسٹرکٹ وار کمیٹی ڈسٹرکٹ سولجرز بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ گورداسپور کے ایڈریسوں کا جواب دیتے ہوئے ایک تقریر کی۔ جس میں اس ضلع کی جنگی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اس گراں قدر امداد پر جو حال ہی میں قادیان سے جنگی ضروریات کے لئے دی گئی ہے خاص طور پر خوش ہوں۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ کے نہایت فیاضانہ عطیے بھی شامل ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان

اس سال حضرت اقدس کی کتب کا سالانہ امتحان جس کے لئے براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) بطور نصاب رکھی گئی تھیں انشاء اللہ ۳۰ نبوت ۱۳۲۰ ہش مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اس امتحان میں شمولیت کے لئے مختلف جماعتوں کے افراد جتنی تعداد میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔ تاکہ دوستوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ جماعتوں نے اس میں کس قدر دلچسپی لی ہے۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ	۸۰	عارف والا	۲	روہڑی	۶
طلباء مدارس احمدیہ	۳۱	گنج لاہور	۶	چارسدہ	۱
" احمدیہ ہوسٹل لاہور	۱۲	سید والہ	۱۶	جبل پور	۱
محلہ دارالرحمت	۳	بھاگلپور	۲	سرگودھا	۷
محلہ دارالبرکات	۱	سیالکوٹ	۳	سکندرآباد	۱
محلہ ناصرآباد	۱	کپورتھلہ	۱	یادگیر	۴
محلہ دارالفضل	۱	بھدرک	۱	راولپنڈی	۴
محلہ مسجد مبارک	۱	کلکتہ	۱	انبالہ	۱
محلہ دارالانوار	۱	سکھر	۶	حیدرآباد	۶

ناظر تعلیم و تربیت

جماعت ہائے حلقہ فیروزپور کو اطلاع

مولوی محمد اعظم صاحب مبلغ کی اہلیہ صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے ان کا دورہ جماعت ہائے حلقہ فیروزپور کے لئے ملتوی کر دیا تھا۔ اب ان کے اچھا ہو جانے پر مولوی محمد اعظم صاحب اپنے مقررہ دورہ پر روانہ ہو چکے ہیں۔ اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کے احباب مطلع رہیں۔ اور مولوی صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایک ضروری اعلان

جماعت ہائے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ شیخوپورہ اور سرگودھا کے لئے خاکسار نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مبلغ مقرر ہے۔ ہیڈ کوارٹر لائل پور ہے۔ لہذا ان اضلاع میں سے اگر کسی جماعت کو مقامی تبلیغ یا تبلیغی جلسہ وغیرہ کے لئے مبلغ کی ضرورت پڑے۔ تو وہ جناب سیکرٹری صاحب دعوۃ و تبلیغ لائل پور احمدیہ مسجد فضل لائل پور کے پتہ پر لکھیں۔ فی الحال خاکسار نومبر کے پہلے عشرہ میں ایک ماہ کے لئے جھنگ جا رہا ہے۔ اس لئے اس عرصہ کے اندر ضلع جھنگ کی جماعتیں جناب مرزا ناصر علی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جھنگ کی خدمت میں لکھیں۔

خاکسار عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گناہ کی تاریکی کا علاج

"یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسے ہمیں روشنی بخشنے کے لئے ہر روز تازہ طور پر آفتاب نکلتا ہے۔ اور ہم اس قدر قصہ سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور نہ کچھ تسلی پا سکتے ہیں۔ کہ ہم اندھیرے میں ہوں۔ اور روشنی کا نام و نشان نہ ہو۔ اور یہ کہا جائے۔ کہ آفتاب تو ہے۔ مگر وہ کسی پہلے زمانہ میں طلوع کرتا تھا۔ اور اب وہ ہمیشہ کے لئے پوشیدہ ہے ایسا ہی وہ حقیقی آفتاب جو دلوں کو روشن کرتا ہے۔ ہر روز تازہ بتازہ طلوع کرتا ہے۔ اور اپنی قولی و فعلی تجلیات سے انسان کو حصہ بخشتا ہے۔ وہی خدا سچا ہے اور وہی مذہب سچا ہے۔ جو ایسے خدا کے وجود کی بشارت دیتا ہے۔ اور ایسے خدا کو دکھلاتا ہے۔ اسی زندہ خدا سے نفس پاک ہوتا ہے۔ یہ امید مت رکھو کہ کوئی اور منصوبہ انسانی نفس کو پاک کر سکے۔ جس طرح تاریکی کو صرف روشنی ہی دور کرتی ہے۔ اسی طرح گناہ کی تاریکی کا علاج فقط وہ تجلیات الٰہیہ قولی و فعلی ہیں۔ جو معجزانہ رنگ میں پُر زور شعاعوں کے ساتھ خدا کی طرف سے کسی سعید دل پر نازل ہوتی ہیں۔ اور دکھا دیتی ہیں۔ کہ خدا ہے اور تمام شکوک کی غلاظت کو دور کر دیتی ہیں۔ اور تسلی اور اطمینان بخشتی ہیں۔ پس اسی طاقت بالا کی زبردست کشش سے وہ سعید آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ اس کے سوا جس قدر علاج پیش کئے جاتے ہیں۔ سب فضول بناوٹ ہے۔" (نصرت الحق صفحہ ۲۲)

خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید

۹۔ ماہ نبوت کو خدام الاحمدیہ کا یوم تحریک جدید ہے۔ اس دن آپ اپنے مقامات پر جلسے منعقد کر کے جملہ مطالبات تحریک جدید دہرائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دی جائے۔ تاکہ مختلف مطالبات کے متعلق مختلف اصحاب مؤثر تقاریر کر سکیں۔

چندہ خاص کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ امسال چندہ خاص مجلس مشاورت میں نمائندگان کے مشورہ کے مطابق ۰۰۰‏،۴۰ روپے مقرر کیا گیا ہے۔ جس کی شرح ایک ماہ کی آمد پر ۴۰ فی صدی بنتی ہے مگر اس وقت تک صرف ۱۳۱۳ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ نہایت ہی غیر تسلی بخش ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس چندہ کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائیں۔ تاکہ بجٹ مقررہ کی رقم جلد وصول ہو سکے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان۔

مسجد احمدیہ سری نگر کیلئے چندہ

حکومت کشمیر نے جماعت احمدیہ سری نگر کو چار کنال اراضی مسجد کے لئے دی ہے اور جماعت اس اراضی پر مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایک دو کمرے اور چار دیواری کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ نظارت بیت المال کی طرف سے جماعت سری نگر کی درخواست پر پندرہ ہزار روپیہ ہندوستان کی جماعتوں سے وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ چونکہ سری نگر کشمیر کی جماعتوں کا اہم مرکز ہے۔ اس لئے نظارت ہذا اسفارش کرتی ہے۔ کہ جماعتیں اس مسجد کی تعمیر کے لئے دل کھول کر چندہ دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

احمدیت کے متعلق چند شبہات کا ازالہ

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی

آپ کا تیسرا شبہ یہ ہے۔ کہ "حضرت صاحب نے اپنی وحی کے وحیٔ نبوت ہونے سے صریح انکار فرمایا ہے۔ اور وحیٔ ولایت کا اقرار فرمایا ہے۔ تو صاحب وحی ولایت نبی نہیں۔ بلکہ ولی ہی ہو سکتا ہے۔"

اس شبہ میں آپ نے جو لفظ "وحیٔ نبوت" استعمال فرمایا ہے۔ پہلے اس کی تعریف معین کر لیں۔ تا آپ کو فہم جواب میں دقت نہ ہو۔ وحیٔ نبوت ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ عوام کے نزدیک اس کے معنے صرف شریعت والی وحی کے ہوتے ہیں۔ خود جناب مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں "نبی کے ساتھ جو کلام ہوتا ہے۔ اس میں شریعت یا شریعت کے اندر کمی بیشی یا تغیر تبدل بھی ہوتا ہے۔" (تحریک احمدیت ص ۹۶)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔ "فی الحقیقت ہر ایک نبی شارع ہوتا ہے خواہ وہ نئی شریعت لائے۔ یا صرف سابق شریعت میں ترمیم یا تغیر تبدل کرے۔" (ایضاً ص ۱۰۱)

اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کا یہ بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشاد کے خلاف ہے (ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۳۸) تاہم مولوی صاحب اس کے مطابق "وحیٔ نبوت" کے لفظ سے صرف تشریعی وحی مُراد لیں گے۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کو وحیٔ نبوت نہیں مانتی۔ کیونکہ آپ شارع نبی نہیں۔ بلکہ انہی معنوں سے حضور نے اپنی وحی کے وحیٔ نبوت ہونے سے انکار فرمایا ہے:۔

"وحیٔ نبوت" کا دُوسرا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص میں شانِ نبوت پائی جائے اس کی وحی نبوت کی وحی قرار پائے۔ (ایام صلح ص ۱۴۶)

قطع نظر اس کے۔ کہ وُہ مستقل نبی ہے۔ یا امتی نبی۔ تو اس تعریف کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی یقیناً وحیٔ نبوت ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو۔" (نزول المسیح ص ۳) چنانچہ اسی اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت ولو تقول علینا سے اپنی صداقت ثابت کرتے ہُوئے اکبر بادشاہ وغیرہ پر اس دلیل کے منطبق نہ ہونے کے ذکر میں فرمایا ہے:۔ "اصل الفاظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحیٔ نبوت میں ہے۔" (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۱۱) اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وحی کو وحیٔ نبوت قرار دیا ہے۔

غرض تشریعی وحی کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی وحیٔ نبوت نہیں۔ لیکن غیر تشریعی نبی کی وحی ہونے کے اعتبار سے وُہ وحیٔ نبوت ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے خود اسے وحیٔ نبوت قرار دیا ہے۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے:۔

غیر احمدیوں کو السّلام علیکم کہنا

آپ نے اپنے چوتھے شبہ کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جن کا جواب حسب ذیل ہے:۔

آپ نے غیر احمدیوں کو جو نبی کے منکر ہیں۔ السلام علیکم کہنا منافقت قرار دیا ہے۔ حالانکہ مومن السّلام علیکم کو ایک دُعاء کے طور پر ہر ایک انسان کے لئے کہہ سکتا ہے۔ چنانچہ نمازی نماز کے خاتمہ پر دائیں اور بائیں کی سب مخلوقات کو السلام علیکم کہتا ہے۔ ہاں آپ کے اپنے مسلمہ کے رو سے آپ پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ ہمارا طریق تو صحابہ کرام رضٰ کا طریق ہے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ کہ کتب ابو موسی الی دھبان یسلم علیہ فی کتابہ فقیل لہ اتسلم علیہ وھو کافر فقال انہ کتب الی فسلم علی فرددت علیہ۔ حضرت ابو موسیٰ نے دہبان کافر کو خط لکھا۔ تو اسے السلام علیکم لکھا۔ کسی نے کہا۔ کہ وُہ تو کافر ہے۔ آپ اس کو السلام علیکم لکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ اس نے مجھے خط لکھا تھا۔ تو اس نے بھی السلام علیکم لکھا تھا۔ میں نے اس کا جواب دیا ہے (الادب المفرد ص ۱۶۲)

پھر حضرت ابن عباس رضٰ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا:۔ ردوا السلام علی من کان یھودیا او نصرانیا او مجوسیا ذالک بان اللہ یقول واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منھا او ردوھا۔ تم السلام علیکم کا ہر ایک کو جواب دو خواہ وُہ یہودی ہو۔ یا عیسائی۔ یا مجوسی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جب تمہارے سامنے تحیہ پیش ہو۔ تو اس سے اچھا جواب دو۔ یا کم از کم اس جیسا جواب تو دو۔ (الادب المفرد ص ۱۶۱)

اس صریح فتوے کی موجودگی میں آپ کا غیر احمدیوں کو جو کئی باتوں میں ہمارے بہت قریب ہیں۔ السلام علیکم کہنا منافقت قرار دینا نہایت تعجب کی بات ہے:۔

منکرین مسیح موعودؑ کا جنازہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی کسی منکر۔ مکذّب اور مخالف احمدیت بلکہ خاموش رہنے والے منافق کا جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ ہمیشہ ایمان لانے والوں اور تصدیق کرنے والوں کے جنازہ کی اجازت فرمائی ہے۔ اور اس کے لئے بھی احمدی امام کی شرط لازمی قرار دی ہے۔ اس بارے میں حضرت اقدس کے فتاوے اور حضور کا عمل نہایت واضح ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے اپنی کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں اس موضوع پر سیر کُن بحث کی ہے نیز الفضل میں اخویم قاضی محمد نذیر صاحب نے غیر مبایعین کے تازہ وساوس کا مفصل ازالہ کر دیا ہے۔ جس کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب بالکل خاموش ہو گئے ہیں۔

پس حضرت اقدس نے اپنے سلسلہ کو منہاج نبوت پر قرار دیتے ہُوئے غیر احمدیوں کے جنازوں کو ناجائز قرار دیا ہے۔ (البدر ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء) چنانچہ حضور کے فتاوی اور عمل کے پیش نظر ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ "یہ ایک بہت بے ہودہ بات ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آسکتا۔ کہ احمدی کس طرح غیر احمدی کا جنازہ پڑھ سکتا ہے۔" (بدر ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء)

مسیح موعودؑ پر ایمان لانا فرض ہے

آپ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود نبی اللہ علیہ السلام کے انکار کو کفر قرار دیا جائے تو اس سے اسلام میں ایمان کی ایک اور شرط زائد ہو جائیگی۔ اور حدیث بنی الاسلام علی خمس کی تکذیب اور کلمہ طیبہ کی تحقیر لازم آئے گی۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ کہ مسیح موعود نبی اللہ کا انکار سب امت کے نزدیک کفر ہے۔ حیرت ہے۔ کہ غیر مبایعین مسیح موسوی کے انکار کو تو کفر سمجھتے ہیں مگر مسیح محمدی کا انکار ان کے نزدیک خلاف ایمان نہیں۔ پس جب مسیح موعود کے انکار کا کفر ہونا اجماعی عقیدہ ہے۔ تو یہ اعتراض سب امت پر ہوگا۔

دُوسرے اسلام میں ایمان کی شرائط میں "رسلہ" میں سب نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا پہلے ہی درج ہے۔ کسی زیادتی کی ضرورت نہ ہوگی۔ جو شخص اپنے وقت میں ظاہر ہونے والے نبی کی تکذیب کرتا ہے۔ وُہ دراصل جملہ انبیاء کا مکذب قرار پاتا ہے۔

بنی الاسلام علی خمس میں تو پہلے سے ہی سب نبیوں پر ایمان لانا مذکور ہے۔ لہٰذا اس کی تکذیب کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کلمہ طیبہ کی تحقیر کی بھی ایک ہی کہی۔ گویا آپ کے نزدیک اگر منہ سے کلمہ پڑھ لینے والا فرشتوں کا منکر ہو جائے۔ کسی نبی کا منکر ہو جائے۔ حشر و نشر کا انکار کر دے وغیرہ وغیرہ تب بھی وُہ مسلمان ہی رہے گا۔ ورنہ اس سے کلمہ طیبہ کی تحقیر لازم آئیگی۔ خوب! غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکرین کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتے ہیں (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵) تو کیا وُہ آپ ہی کے قاعدہ کے مطابق کلمہ طیبہ کی تحقیر کرنے والے بنی الاسلام کی تکذیب کرنے والے اور اسلام میں ایمان کی ایک اور شرط زائد کرنے والے قرار نہیں پاتے؟ درحقیقت غیر مبایعین محض غیر احمدیوں کے جذبات بھڑکانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ورنہ وہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا "محمد رسول اللہ" پر ایمان لانے میں داخل ہے۔

حضور تحریر فرماتے ہیں۔

(الف)" جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶) (ب) " دنیا میں ماموروں کے انکار کے برابر کوئی شقاوت نہیں۔ اور ان کے قبول کرنے کے برابر کوئی سعادت نہیں۔ اور سب سے بڑے شقی دو شخص ہیں۔ جن کی شقاوت کو کوئی نہیں پہونچتا۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جس نے خاتم الخلفاء کو نہ مانا۔" (الهدیٰ صفحہ ۴)

مسیح موعود کا انکار کیونکر کفر ہے

آپ نے تریاق القلوب کی عبارت نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ " اب اگر ہم حضرت صاحب کے نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم حضرت صاحب کو صاحب شریعت نبی کہتے ہیں۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے"۔ جواباً عرض ہے کہ یہ تو بالکل درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب شریعت نبی نہیں۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ حضور کو صاحب شریعت نبی مانتی ہے۔ لیکن یہ اعتراض درست نہیں۔ کہ اگر ہم حضرت مسیح موعود نبی اللہ علیہ السلام کے منکروں کو کافر قرار دیں۔ تو اس سے حضور کا صاحب شریعت رسول ہونا لازم آتا ہے۔ مجھے سخت تعجب آتا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ غیر مبایع اصحاب صرف تریاق القلوب کی عبارت پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور اس کی بناء پر ان کے پیش کردہ اعتراض کا جو جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں دیا ہے۔ اسکو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایک معترض نے تریاق القلوب کا حوالہ ایک طرف اور حضرت اقدس کی عبارت "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) کو دوسری طرف رکھ کر سوال کیا۔ کہ آپ نے اب یہ لکھ دیا ہے کہ میرے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے حالانکہ پہلے یہ لکھتے رہے ہیں۔ کہ مجھے کافر کہنے والے ہی کافر ہیں۔ حضرت اقدس نے جواباً فرمایا " یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

پھر اسی سلسلہ میں حضور نے تحریر فرمایا کہ " کفر دو قسم پر ہے (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ . . . . . . اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں۔ داخل ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منکر کو بہر حال کافر ٹھہرایا ہے۔ خواہ اس لئے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳) اور خواہ اس لئے کہ وہ خدا کی قطعی اور یقینی وحی کا منکر ہے۔ جو خدا کے نبی مسیح موعود پر نازل ہوئی۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے مطابق آپ کو صاحب شریعت نبی ماننے کے بغیر بھی آپ کے منکر کافر قرار پاتے ہیں۔ ہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تریاق القلوب اس زمانہ کی تصنیف ہے۔ جبکہ نبوت کی تعریف کے متعلق ہنوز مروجہ عقیدہ میں متواتر وحی سے تبدیلی واقعی نہ ہوئی تھی۔ اور یوں غیر تشریعی نبی کے منکر کو کافر قرار دینا تمام امت کا اجماعی عقیدہ بھی ہے۔ اور قرآن وحدیث سے بھی ثابت ہے۔

میں بالآخر یہ بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب ڈاکٹر عبد الحکیم، مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا۔ کہ " جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے۔ ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے۔ بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے۔ اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے"۔ (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۷) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا تھا کہ

" بہر حال جبکہ خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہ قابلِ مؤاخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں اس شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے۔ خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر تو یہ بات ہے۔ کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔" (الذکر الحکیم صفحہ ۷)

بیاں محمد حسین صاحب پٹیالوی آپ خدا را غور فرمائیں۔ کہ اندریں حالات آپ کو کس جماعت کا مسلک اختیار کرنا چاہیئے کیا ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ جن کے نمائندہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب تھے۔ یا ان میں شامل ہونا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

ریزرو فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپریل ۱۹۲۷ء کی مجلس مشاورت کے اجلاس میں پچیس لاکھ کے ریزرو فنڈ کے قیام کی تحریک فرمائی تا مدرسوں۔ اخباروں۔ لنگر خانوں۔ مبلغین وغیرہ کے گوناگوں اخراجات کی تشویش سے نجات حاصل کرتے ہوئے اس کے منافع سے بیفکری سے تبلیغ پر خرچ کر سکیں۔ اس ضمن میں غیر احمدیوں سے چندہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا:-

" بے شک تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے مگر بعض جگہ ہم صرف اس لئے کام کرتے ہیں۔ کہ باقی مسلمان بھی مرتد نہ ہو جائیں۔ اسلام کی شان میں جس میں تمام مسلمان ایک جیسے شریک ہیں۔ بٹہ نہ لگے۔ اور اس کی شہرت وعزت میں فرق نہ آئے۔ اس لئے یہ دوسرے مسلمانوں کا بھی کام ہے۔ اس وجہ سے اگر ہم ان سے بھی اخراجات کا مطالبہ کریں۔ تو یہ ہمارا حق ہوگا۔ کیونکہ یہ دراصل ان کا کام ہے۔ جو ہم کرتے ہیں۔ اس میں ہمارا ذاتی فائدہ نہیں۔ یعنی ہمارے سلسلہ کو اس سے براہِ راست کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ہمارا فائدہ تو متمدن قوموں میں تبلیغ کرنے سے ہے۔ کیونکہ ان میں سے جو احمدی ہوتا ہے۔ وہ ہمارا بازو بنتا ہے۔ ہمارا ہاتھ بٹاتا ہے۔ اور جو کام ہم کر رہے ہیں اسمیں شریک ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم گری ہوئی قوموں میں اسلام کی اشاعت کرتے۔ اور مرتد ہونے والے مسلمانوں کو اسلام سے جُدا نہیں ہونے دیتے تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام کے لئے امداد نہ لیں۔ یہ تو ان پر ہمارا احسان ہے کہ ہم اپنے آدمی ان کا فرض ادا کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ پس اس کام کے لئے اگر احباب دوسرے مسلمانوں سے کہیں کہ تم بھی روپیہ دو۔ اور ہر طرح ہماری مدد کرو۔ تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدرسہ کے لئے دوسروں سے بھی چندہ لے لیتے۔ اور فرماتے۔ کہ اسمیں دوسروں کے بچے بھی پڑھتے ہیں۔ اسلئے کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح جب ہسپتال بنایا گیا۔ تو اس کے لئے چوہڑوں تک سے چندہ لیا گیا۔ پس جو کام ہم دوسرے مسلمانوں کے فائدے اور ان کے لئے کرتے ہیں ضروری ہے۔ کہ اس کیلئے ان سے چندہ بھی لیں۔ اور چونکہ ادنیٰ اقوام کے مسلمان ہونے کا فائدہ اور مسلمانوں کے مرتد ہونے کا نقصان ان کو ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اگر غیر مسلموں کو مسلمان بنانے اور مسلمان کہلانے والوں کو ارتداد سے بچانے کیلئے یہ ۲۵ لاکھ کی رقم دوسرے مسلمانوں سے بھی وصول کی جائے تو ضروری ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ ۱۹۲۷ء)

۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے آغاز پر حضور نے پھر جماعت کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ اور اسے تحریک جدید کا گیارھواں

مطالبہ قرار دیا۔ افسوس ہے۔ کہ اس بارہ میں ہم سے کوتاہی ہوئی۔ اور ہم میں سے بعض جو دوسرے مسلمانوں سے چندہ اکٹھا کر سکتے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش سے اکٹھا نہیں کیا اس عدم توجہ اور پُرجوش سعی کے فقدان کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ بعض طبائع پر غیر احمدیوں سے چندہ مانگنا گراں گزرتا ہے۔ مگر یہ نفس کا دھوکا ہے۔ کیونکہ ہم اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا کے دین کیلئے چندہ دینے والوں کے فائدہ کیلئے ان سے مانگتے ہیں۔ ہم میں سے سب سے زیادہ غیرت مند اور خود دار ہمارے امام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے غالباً تحریک ہذا فرمانے کے وقت ہی اپنی دور اندیشی سے اس خطرہ کو بھانپ لیا تھا۔ اسی لئے حضور انور نے فرمایا۔

"میں تو اسلام کے لئے بھیک مانگنے سے بھی نہیں ڈرتا۔ اور میں اسلام کے لئے جھولی ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر میری اولاد میں سے کوئی ایسا ہو جو اسلام کے لئے بھیک مانگنا نہ پسند کرتا ہو تو میں اس کی شکل تک دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

تحریک جدید کا نصف سے زیادہ حصہ گذر چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس عرصہ میں جو ابھی باقی ہے۔ اس پچیس لاکھ کی رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے ان کے کاموں کے لئے ان سے چندہ مانگنے کو اپنا حق سمجھیں۔ اور کامل تندہی سے تلافیٔ مافات کے لئے ساعی ہوں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۹ ماہ نبوت کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے یوم تحریک جدید منا رہی ہے اور مجلس مرکزیہ نے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس کی ہے۔ کہ وہ ماہ نبوت کے جلسہ تحریک سے قبل کے آٹھ دنوں میں خاص طور پر ریزرو فنڈ کی مد میں چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے جب ہم ۹ نبوت کو مطالبات تحریک جدید دہرانے کے لئے جمع ہوں گے۔ تو ہماری ضمیر پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے گیارھویں مطالبہ کی تعمیل میں غفلت و کوتاہی کا جو بار ہے، وہ نسبتاً بہت ہلکا ہوگا۔ اور اس

وصولی کی مشق سے ہمیں آئندہ اس بارہ میں کامل جدوجہد کا عزم کر سکنے کی ہمت ہو سکے گی۔ اگر قائدین کرام مناسب خیال فرمائیں تو اس موقعہ پر جتنی رقم جمع ہو۔ اس کا جلسہ میں بھی اعلان فرما دیں۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم تربیت و اصلاح
مجلس خدام الاحمدیہ

شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم پانی پتی

میرے والد شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم کے انتقال کی اطلاع ۲۱ ظہور (۲۱ اگست ۱۹۴۱ء) کے "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ ایک سُنی خاندان میں غدر ۱۸۵۷ء سے چند سال بعد پیدا ہوئے۔ بچپن میں تعلیم پانے کے دوران میں ایک استاد کے ذریعہ اہلحدیث کے خیالات رکھنے لگے۔ اہل حدیث ہونے کے بعد وہ نوجوانی ہی میں دہلی چلے آئے۔ یہاں پہنچے۔ تو وہ شیخ الکل مولوی سید نذیر حسین کا زمانہ تھا۔ ان کی صحبت میں والد صاحب اپنے عقیدہ میں اور زیادہ پختہ ہو گئے۔ اور زور شور کے ساتھ وہابیت کی تبلیغ کرنے لگے۔ جلد ہی ان کو دہلی کے اہل حدیثوں میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور آپ دہلی کی جماعت اہلحدیث کے سکرٹری بنا دیئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد مولوی نذیر حسین کا انتقال ہو گیا تو ان کے ایک شاگرد مولوی عبدالوہاب دہلی میں اہل حدیث کے پیشوا بنے۔ والد صاحب کے مولوی عبدالوہاب سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ اسی دوران میں مکرمی میر قاسم علی صاحب کرنال سے دہلی پہنچے اور انہوں نے تبلیغ احمدیت کے لئے دہلی سے الحق نامی ایک اخبار نکالا۔ والد صاحب کو بحث کا ایک نیا میدان ہاتھ آ گیا پسنیوں کا پیچھا چھوڑ کر احمدیت کے مقابلہ کیلئے تیار ہو گئے۔ اور زور شور کے ساتھ میر قاسم علی صاحب سے بحث مباحثہ شروع ہو گیا۔ والد صاحب کے ایک قلبی اور گہرے دوست تھے۔ منشی قادر بخش صاحب مرحوم۔ وہ بھی اہلحدیث تھے۔ والد صاحب اور منشی صاحب روزانہ میر صاحب کے ہاں جاتے یا وہ برف خانہ میں آ جاتے۔ اور آپس میں خوب خوب بحث ہوتی۔ منشی صاحب مرحوم تو جلد ہی حضرت اقدسؑ کی بیعت کر لی۔ اور بعد میں ہجرت کر کے قادیان جا رہے۔ مگر والد صاحب بدستور بحث مباحثہ میں مشغول رہے۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ والد صاحب نے اس تمام عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کوئی بُرا یا سخت کلمہ کبھی زبان سے نہیں نکالا اس دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی دہلی تشریف لیگئے۔ اور والد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے۔ مگر اس وقت دولت ایمان قسمت میں نہ تھی۔ اسلئے کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں آپ نے بیعت کی۔

والد صاحب پانی پت میں پہلے احمدی تھے۔ اور احمدی ہوتے ہی ان کے خلاف عداوت۔ دشمنی اور بغض کا ایک طوفان شہر والوں اور خود کنبہ والوں کی طرف سے کھڑا ہو گیا۔ اس طوفان کے جھکڑ اس وقت سے لے کر ان کے انتقال کے وقت تک برابر زور شور سے چلتے رہے۔ مگر مصائب اور تکالیف کی آندھیاں ان کے پائے استقلال کو کبھی ڈگمگا نہ سکیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو دامن انہوں نے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا تھا۔ وہ آخر وقت تک ان کے ہاتھ سے نہیں چھٹا۔ زیادہ پریشانی اور زیادہ تکلیف کے وقت انہوں نے ہمیشہ زیادہ استقلال اور زیادہ صبر کا نمونہ دکھایا۔ والد صاحب احمدی ہوتے ہی تبلیغ احمدیت میں لگ گئے۔ عجیب اتفاق ہے۔ کہ اس کام کے لئے سب سے پہلے انہوں نے ایک ایسے صاحب کو تاکا جو ضد۔ ہٹ اور اپنی بات کی پیچ میں تمام شہر میں مشہور تھے ان کا نام ڈاکٹر محمد ساجد عثمانی تھا۔ اور یہ شہر کے بہت معزز اصحاب میں سے تھے۔ ڈاکٹر صاحب سرسید احمد خاں کے پیرو اور ان کے بہت بڑے معتقدین میں سے تھے ڈاکٹر صاحب کا مطب والد صاحب کے مکان کے قریب ہی تھا۔ اسلئے والد صاحب اکثر ان کے ہاں چلے جاتے اور گھنٹوں بحث کرتے۔ راتوں کو بارہ بارہ اور ایک ایک بجے تک خوب زور شور کا مباحثہ رہتا۔ دونوں کے ایک تیسرے دوست تھے مولوی شاہ عالم خانصاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (حال ڈائرکٹر تعلیم صوبہ سرحد) وہ دونوں کو سمجھاتے۔ وہ رک جاتے اور پھر نئے سرے سے بحث شروع ہو جاتی۔ آخر یہی متعصب اور ضدی شخص وقت آیا کہ نہایت اخلاص کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوا۔ اور والد صاحب کی محنت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ٹھکانے لگی۔ احمدی ہونے کے بعد ڈاکٹر صاحب احمدیت کے نہایت پُرجوش خادم اور جوانمرد سپاہی ثابت ہوئے۔ سونے کے گھنٹوں اور ضروریات سے فراغت کے علاوہ ایک منٹ بھی ان کی زبان تبلیغ احمدیت سے نہ رکتی تھی۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن تھے۔ پانی پت تبادلہ ہو گیا۔ اس پر والد صاحب کی مسرت اور خوشی کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا۔ پورے پانچ سال حضرت میر صاحب ممدوح کی پاک صحبت میں پانی پت کے احمدیوں نے جس لطف کے ساتھ گذارے اس کے اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ڈاکٹر ساجد صاحب نے اسوقت تک بیعت نہیں کی تھی حضرت میر صاحب نے پانی پت میں ایک تبلیغی جلسے کا ارادہ کیا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور مکرمی میر قاسم علی صاحب وغیرہ بزرگان سلسلہ تشریف لائے شہر میں تمام پبلک جلسے عام طور پر حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ کے مزار کے وسیع صحن میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس جلسہ کا انتظام بھی والد صاحب نے وہیں کیا۔ اور سجادہ نشین صاحب سے اجازت لیکر دریاں وغیرہ تمام ضروری سامان وہاں بھجوا دیا۔ جلسہ رات کو ہونا تھا۔ روشنی کا انتظام بھی کیا۔ اور شہر میں اعلان بھی کرا دیا۔ لیکن مغرب کے قریب سجادہ نشین صاحب کا آدمی یہ پیغام لایا۔ کہ "عام لوگ اس جلسے کے نہایت مخالف ہیں۔ اور سخت فساد کا خطرہ ہے۔ لہذا یہاں جلسہ نہ کیا جائے۔" اب کیا کریں۔ عین وقت پر دوسرا فوری انتظام قطعاً ناممکن تھا۔ اللہ تعالےٰ ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے ڈاکٹر محمد ساجد مرحوم پر۔ جب انہیں اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بڑے جوش سے کہنے لگے کہ "قلندر صاحب کے مزار پر جس وقت رنڈیاں ناچتی ہیں۔ اسوقت تو کچھ حرج نہیں ہوتا لیکن اگر وہاں خدا اور رسول کا ذکر کیا جائے اور اسلام کا نام بلند کیا جائے تو فساد کا خطرہ ہو جاتا ہے۔" آخر ڈاکٹر صاحب نے اپنے مکان پر جلسہ کرایا یہی واقعہ انکی قبولیت احمدیت کا باعث ہو گیا

۲۸ رفروری ۱۹۲۶ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔ والد صاحب کو شدید صدمہ ہوا۔ مگر اس حالت میں بھی اپنے فرض سے غافل نہ رہے۔ ہر موقعہ پر تبلیغ کرتے تبلیغی لٹریچر بکثرت تقسیم کرتے۔ اس کے علاوہ ان کو بے حد شوق اپنے ہاتھ سے بہت موٹے موٹے تبلیغی اشتہارات لکھ کر درو دیوار پر اور گزرگاہوں پر چسپاں کرنے کا تھا۔ وہ اشتہارات جو وہ بڑی محنت سے لکھ کر دیواروں پر چسپاں کرتے۔ اکثر لوگ ان کے سامنے ہی اتار کر پھینک دیتے تھے۔ مگر وہ مطلق شکائت نہ کرتے۔ اور دوسرا اشتہار وہاں لگا دیتے۔ کنبے میں کوئی تقریب ہوتی تو بہت سے چھوٹے چھوٹے تبلیغی اشتہارات ہاتھ سے لکھ کر تمام گھر میں دروازہ پر گلی میں جگہ جگہ چسپاں کر دیتے۔ مرض الموت میں بھی جب کبھی طبیعت کو ذرا سکون ہوتا تو یہی ذکر کرتے۔ کنبے اور شہر کے لوگ ان کے سخت مخالف اور دشمن تھے۔ اور ان کو ہمیشہ جانی مالی اور جسمانی تکالیف پہونچاتے رہتے مگر خاموشی کے ساتھ وہ ان تکالیف کو سہتے اور اللہ تعالےٰ کے حضور راتوں کو اٹھ اٹھ کر ان کی ہدائت اور اصلاح کے لئے دعا کرتے۔ والد صاحب کی بیٹھک میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے قرآن کریم کا درس بعد مغرب دینا شروع کیا۔ تو وہاں آکر لوگ کنکر پتھر مارتے اور بھاگ کر چھپ جاتے۔ مگر حضرت میر صاحب اور والد صاحب بہت صبر کے ساتھ اسے برداشت کرتے۔ اسی زمانہ کا ایک بہت بڑا دلچسپ لطیفہ یہ ہے کہ ایک رات حسب معمول حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب درس دے رہے تھے۔ کہ یکایک شہر کے چار پانچ مولوی نما اصحاب تین چار بہت موٹی موٹی کتابیں بغل میں دابے آن کر خاموش بیٹھ گئے۔ درس سے فارغ ہو کر حضرت میر صاحب نے ان کے آنے کی وجہ پوچھی تو وہ بولے کہ آپ سے بحث کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور یہ تفسیریں اپنے ساتھ لائے ہیں۔ حضرت میر صاحب نے مسکرا کر میری طرف دیکھا۔ میں مطلب سمجھ گیا۔ اور دوسرے کمرہ میں اپنی لائبریری میں سے جتنی موٹی موٹی کتابیں تھیں (خواہ کسی مضمون کی اور کسی زبان کی) لا لا کر حضرت میر صاحب کے سامنے ایک ڈھیر لگا دیا جنہیں دیکھ کر وہ لوگ بڑے سٹ پٹائے اور نہ معلوم انہوں نے کیا سمجھا۔ کہ آپس میں کچھ سرگوشی کر کے کہنے لگے "اس وقت تو ہم جاتے ہیں کل آئیں گے" مگر وہ کل کبھی نہ آئی۔

تبلیغ حق اور پیغام احمدیت کے پہنچانے میں والد صاحب جس قدر مستعد تھے۔ اسی قدر دلیر بھی تھے۔ انہوں نے کبھی کسی شخص کی پروا نہیں کی۔ اور نہ کسی شخصیت سے مرعوب ہوئے۔ ایک مرتبہ جودت نام ایک مولوی یو۔پی سے چندہ مانگنے پانی پت آیا۔ اور یہاں اس نے شہر کے ہر محلہ میں بڑی اشتعال انگیز تقریریں احمدیت کے خلاف کرنی شروع کیں۔ ہر طرف سے اس کی خوب آؤ بھگت ہوئی لوگوں نے بڑے ذوق و شوق سے اپنے اپنے محلوں میں اس کے وعظ کروائے۔ اور اسے خوب دل کھول کر چندہ دیا۔ ایسے وقت میں جبکہ تمام شہر میں ہمارے خلاف سخت جوش اور اشتعال اس مولوی نے پھیلا رکھا تھا۔ اور بچہ بچہ ہمارا دشمن ہو رہا تھا۔ والد صاحب بڑی دلیری کے ساتھ اس کے لیکچر میں پہونچے۔ اور نہائت بے باکی سے بھرے مجمع میں اس کی عیاریاں اور چالاکیاں اور غلط بیانیاں پبلک پر ظاہر کیں۔ اپنی تبلیغ کی۔ اور واپس چلے آئے۔

اسی مولوی جودت کے وعظوں سے متاثر ہو کر ہمارے تمام کنبے والے ایک جگہ جمع ہوئے۔ اور انہوں نے والد صاحب کے بائیکاٹ کا ریزولیوشن بالاتفاق پاس کیا۔ اور سختی سے اس پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ یہ بائیکاٹ بہت عرصہ تک قائم رہا۔ مگر والد صاحب نے قطعاً پرواہ نہ کی۔ آخر وہی لوگ تھک کر بیٹھ رہے۔

یہ خدائی قدرت اور طاقت کا عجیب و غریب کرشمہ تھا۔ کہ وہی مولوی جودت جو احمدیوں کی دشنام دہی کی بدولت اہل شہر میں بڑا ہر دلعزیز تھا۔ اور شہر والوں نے اسے ہزاروں روپیہ چندہ دیا تھا۔ بعد میں وہی اہل شہر اس کے نام سے بیزار ہوگئے۔ اور خود اسے ہی گالیاں دینے لگے۔ چنانچہ جب کچھ دنوں بعد تر نوالے کی امید میں وہ پھر پانی پت آیا۔ تو بہت خاموشی کے ساتھ ایک شخص کے ہاں دو تین دن ٹھہر کر اپنے پہلے اعزاز و اکرام کا مرثیہ پڑھتا ہوا چپکے سے یہاں سے روانہ ہوگیا۔ نہ کسی نے اس کا استقبال کیا۔ نہ کسی نے اپنے محلہ میں اسے وعظ کے لئے بلایا۔ اور نہ ایک دھیلہ کسی نے چندہ کا اسے دیا۔ اور وہ بہت حسرت کے ساتھ زبان حال سے یہ مصرعہ پڑھتا ہوا پانی پت سے رخصت ہوگیا۔ کہ ؏

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اور اس کے بعد پھر کبھی اسے یہاں آنا نصیب نہ ہوا۔

بائیکاٹ تو دو اڑھائی سال کے بعد خود بخود ہی ٹوٹ گیا۔ مگر کنبے والوں کی دشمنی اور مخالفت کا سلسلہ وفات کے وقت تک جاری رہا۔ مرض الموت میں انہی کنبے والوں نے دہلی اور پانی پت کے مولویوں سے فتوے حاصل کیا کہ یہ مرنے کے بعد مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے پائیں۔ چنانچہ وفات کے بعد جس وقت اپنے آبائی قبرستان میں قبر کھدنے لگی۔ تو اسے روک دیا گیا مگر محض اللہ تعالےٰ کا فضل تھا۔ کہ مفسدہ پرداز اور ان کے ساتھی اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اور خود کنبے والے اس ننگ انسانیت فعل کے خلاف کھڑے ہوگئے۔ اور خود موقعہ پر پہونچکر اپنی نگرانی میں قبر کھدوائی۔ اور جب تک جنازہ اس میں رکھا نہیں گیا۔ برابر وہاں موجود رہے میں جہاں فتوے دینے والوں۔ فتوے حاصل کرنے والوں اور قبر کے کھدنے میں مزاحمت کرنے والوں کی کوئی شکایت نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور ہدایت کی دعا کرتا ہوں۔ وہاں اُن منصف مزاج اصحاب کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اس نازک موقع پر انسانیت کا فرض ادا کیا۔ اور میری امداد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس عمل نیک کے بدلہ میں اُن سب کو احمدیت کی دولت عطا فرمائے۔ اللّٰھمّ آمین

والد صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں بعض آدمی اہل شہر میں سے بھی احمدی ہوئے مگر یہ مشابہت بڑی دلچسپ ہے۔ کہ والد صاحب کی وجہ سے حضرت مسیح کے بارہ حواریوں کی مانند ان کے اپنے کنبے میں بڑے چھوٹے ملا کر بارہ آدمی احمدی ہیں۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب مرحوم کی شبانہ دعاؤں کے طفیل اپنے فضل و رحم سے یہاں ایک زبردست جماعت قائم کر دے۔ مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا اور الحمد للہ کہ والد صاحب بھی قبول احمدیت کے بعد اکیلے نہیں رہے۔ اگرچہ پانی پت کی سرزمین اس معاملہ میں بڑی سخت ہے۔ مگر مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین کامل ہے۔ کہ والد صاحب مرحوم کی عاجزانہ دعائیں ضرور اثر لائیں گی۔ اور پانی پت کی جماعت کو برابر ترقی ہوتی جائے گی۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از پانی پت

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکریٹری دفتر بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۶۷ :- منکہ حسن بی بی بنت امیر بخش قوم راجپوت عمر ۶۰ سال تاریخ بعیت ۱۹۱۶ء ساکن کوٹلہ حال قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے، دو مکان خام قیمتی ۔/۱۵۰ روپیہ موضع کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور میں ہے۔ مہر ۳۲ روپے جو میرا لڑکا محمد شفیع ولد چوہدری عمر الدین صاحب مرحوم ادا کرے گا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد زائد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبدۃ :- حسن بی بی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد :- مرزا محمد حسین سکریٹری وصایا دارالرحمت قادیان

گواہ شد :- محمد شفیع الور پسر حسن بی بی۔

نمبر ۵۹۶۸ :- منکہ فضل محمد ولد موجدین۔ قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر تقریباً ۶۹ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۳۲ء ساکن موضع بجولہ ڈاکخانہ ڈھلواں تحصیل کپورتھلہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی ملکیتی ۱۷ کنال واقعہ موضع خلیل تحصیل بھولتھ قیمتی ۔/۶۲۰ (۲) اراضی ملکیتی ۱۲ کنال واقع موضع وندھاوا تحصیل کپورتھلہ مالیتی ۔/۱۳۰۰ روپے (۳) مکان بعمارت پختہ و خام موضع بجولہ تحصیل کپورتھلہ جس میں میری سکونت ہے۔ مالیتی ۔/۱۰۰۰ روپیہ (۴) اراضی مرہونہ واقع موضع ابراہیم والی طرف غلام نبی خاں تحصیل بھولتھ ۶ کنال جس کا زر رہن مالیتی ۔/۳۰۰ روپے ہے (۵) اراضی مرہونہ واقع موضع خلیل تعدادی ۱۲ کنال کا نصف حصہ جسکا زر رہن مبلغ ۔/۲۲۵ روپے واجب الادا ہے۔ اس حساب سے میری کل جائیداد موجودہ ملکیتی مرہونہ کی مالیت مبلغ ۔/۳۴۴۵ روپے بنتی ہے۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ دسواں حصہ مبلغ ۔/۳۴۴/۸ نقد آج ہی ادا کر کے تکمیل وصیت کر دیتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور حقدار ہوگی۔ میری موجودہ آمدنی سوائے پیداوار اراضی مذکورہ بالا کے کوئی نہیں ہے بعد وضع لگان سرکاری میری موجودہ آمدنی کا اندازہ زیادہ سے زیادہ تین روپے ماہوار کے قریب ہے۔ اس آمدنی کا دسواں حصہ یعنی ۵/ ماہوار تا زیست ادا کرتا رہونگا لہذا یہ وصیت بطور سند لکھدی ہے۔ العبد :- فضل محمد بقلم خود

گواہ شد :- محمد احمد ایڈوکیٹ کپورتھلہ

گواہ شد :- محمود الحق بقلم خود کپورتھلہ

نمبر ۵۸۳۵ :- منکہ فضل الہٰی ولد مولوی رحمت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی سکنہ ناصر آباد ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری آمد سالانہ بطور کاشتکاری اندازاً ۔/۲۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- فضل الہٰی ناصر آباد (سندھ)

گواہ شد :- چوہدری عبد المومن خان۔

گواہ شد :- چوہدری نفیس احمد انسپکٹر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ر نومبر۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے فن لینڈ کی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ کہ اگر وہ اس کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھنا چاہتی ہے تو روس کے ساتھ جنگ بند کردے۔ فنی حکومت نے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد جواب دینے والی ہے فن لینڈ نے اگست میں چونکہ صلح کے لئے بات چیت کرنے کی تحریک کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ اس لئے اس کے سابقہ رویہ کے پیش نظر روس کی گورنمنٹ نے برطانیہ سے کہا ہے۔ کہ وہ فن لینڈ۔ بلغاریہ ہنگری وغیرہ کے خلاف اعلان جنگ کردے۔

لنڈن ۴ر نومبر روسی فوجوں نے نئے حملہ کا مقابلہ کرنے کی تیاری کرلی ہے۔ دشمن ماسکو کے مورچے پر سخت حملے کر رہا ہے۔ ماسکو پر دن کے وقت لوگوں کے مکانوں پر بم گرائے گئے۔ جن سے کچھ آدمی گھائل ہوئے۔

لنڈن ۴ر نومبر برطانیہ کے ایک ذمہ وار افسر نے لڑائی کے بارے میں کہا۔ برطانیہ نے کامیابی حاصل کرنے کے لئے جو تجاویز کی ہیں۔ ان کے متعلق کچھ نہیں بتایا جاسکتا۔ تاکہ دشمن فائدہ نہ اٹھاسکے۔ مگر یہ یقینی بات ہے۔ کہ ہم مغرب اور مشرق کی لڑائی کو دو الگ لڑائیاں نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایک ہی خیال کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ لڑائیاں ایک ایسے دشمن سے لڑی جارہی ہیں جو ہمارا اور روس کا دشمن ہے۔

لنڈن ۳ر نومبر وزارت فضائیہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گزشتہ تین دنوں میں برطانوی طیاروں نے ساحل کے ساتھ ساتھ حملے کرکے بیس اور تیس کے درمیان جرمن جہاز غرق کردیئے ہیں۔

حیدر آباد دکن ۳ر نومبر حکومت آصفیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مزید ۲۵ لاکھ روپیہ کے دفاعی تمسکات خرید کئے جائیں اس طرح گویا نظام گورنمنٹ کی طرف سے حکومت ہند کے دفاعی قرضوں میں دو کروڑ روپیہ جمع ہوجائے گا۔

لنڈن ۴ر نومبر جاپان کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ بحر الکاہل میں شدید لڑائی چھڑنے والی ہے۔ حکومت جاپان اس کے لئے زبردست تیاری کر رہی ہے۔ اگر امریکہ اور برطانیہ جاپان پر عائد کردہ اقتصادی پابندیاں دور کردیں تو یہ لڑائی رک سکتی ہے۔

لنڈن ۳ر نومبر روس کے تازہ اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ تمام مورچوں پر شدید لڑائی ہوتی رہی۔ جرمن کسی جگہ بھی نمایاں پیش قدمی نہیں کرسکے۔ البتہ وہ کریمیا میں کچھ بڑھ گئے ہیں۔ اور یہاں روسی فوج دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ جرمنوں کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے کریمیا میں ۵۰ ہزار روسی گرفتار کرلئے ہیں۔ بہت سا سامان جنگ بھی ان کے قبضہ میں آیا ہے۔ خارکوف اور تولا کے درمیان ایک اہم صنعتی مرکز اور ریلوے جنکشن کرش تام پر بھی انہوں نے قبضہ کا دعوےٰ کیا ہے روسیوں نے کالنین کا محاصرہ کرلیا ہے اور اس کوشش میں ہیں۔ کہ اس شہر کے شرقی مورچہ کی جرمن فوج کو تباہ کردیا جائے لنین گراڈ کے محاذ پر بھی برابر حملے کر رہے ہیں۔ جرمن صرف مدافعت کر رہے ہیں۔

لنڈن ۴ر نومبر آج آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہوسکتا ہے برطانیہ جاپان کے بارہ میں اپنا رویہ بدل دے۔ وہ نوآبادیات سے اس کے متعلق مشورہ کر رہا ہے آج جاپان گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے کہا۔ کہ امریکہ سے سمجھوتہ کی بات چیت بند ہوچکی ہے۔ اور جاپان نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ہے امید ہے کہ امریکہ ہماری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ کر کوئی قدم اٹھائیگا۔

ماسکو۔ ۴ر نومبر آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں کسی خاص مورچہ کا حال بیان نہیں کیا گیا۔ صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ تمام رات روسی فوجیں دشمن سے لڑتی رہیں۔ اخبار "پروودا" نے لکھا ہے۔ کہ جرمن ماسکو پر قبضہ کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور شمال اور جنوب سے اسے گھیرے میں لینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ انہوں نے روسیوں کی نسبت بہت زیادہ ٹینک میدان میں جھونک رکھے ہیں۔ مگر روسی توپخانہ بھی ان پر بے پناہ آگ برسا رہا ہے۔ سوبیل جنوب کی طرف روسی فوجوں نے تولا کے علاقہ میں دشمن کو گھیر رکھا ہے کریمیا میں جرمن فوجیں کچھ اور اندر گھس گئی ہیں۔

بٹاویہ ۳۔ نومبر مسٹر ڈف کوپر سنگاپور سے آج یہاں پہونچے۔ آپ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دورہ پر جارہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا۔ کہ مشرق بعید کی حالت سخت نازک ہوگئی ہے۔

لنڈن ۳۔ نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ نازی گورنمنٹ ان دنوں نہر سویز کے حصے خرید رہی ہے۔ فرانس کے حصے اس نہر میں چالیس فی صدی ہیں۔ اور جرمنی کو فرانس روزانہ جو تاوان جنگ ادا کر رہا ہے۔ اس میں جرمنی ان حصوں کی قیمت وضع کرے گا۔

لنڈن ۳ر نومبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گو برطانیہ کو کافی جہازی نقصان پہونچا ہے۔ پھر بھی اس وقت اس کے پاس دو کروڑ ۵۰ لاکھ ٹن کے جہاز موجود ہیں۔ آغاز جنگ کے وقت جتنے جہاز تھے۔ اب اس سے ۴۰ لاکھ ٹن زیادہ ہیں۔

انقرہ ۳۔ نومبر۔ صدر جمہوریہ ترکی نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ اس بات کا بے حد امکان ہے۔ کہ جنگ ابھی اور پھیلے گی۔ مجھے اس بات پر فخر ہے۔ کہ متحارب اقوام کی طرف سے ترکی پر جو انسانی ہمدردی کے فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہ ان سے بخوبی عہدہ برآ ہو رہا ہے۔ آپ نے اپنے ملک کے اتحاد و یگانگت۔ قومی مضبوطی اور خارجی پالیسی پر بھی روشنی ڈالی۔

لنڈن ۰۴ر نومبر۔ ایک جرمن غوطہ خور نے ایک امریکن جہاز رابن مور کو غرق کردیا تھا اور اس کے لئے امریکن گورنمنٹ نے جرمنی سے ۷½ لاکھ پونڈ ہرجانہ طلب کیا تھا۔ اب اس کے لئے ۲۵ روز کی مہلت اور دے دی گئی ہے۔ جرمنی نے ابھی تک اس مطالبہ کا جواب تک نہیں دیا۔

لنڈن ۳ر نومبر۔ ایک جرمن اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نازی طیارے بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہ سباسٹ پول پر دن رات بم باری کر رہے ہیں۔ جرمن طیارے مسلح دستے اور توپیں کثیر تعداد میں کریمیا کے محاذ پر لا رہے ہیں۔ روستوف کے محاذ پر جرمن فوجوں کے ساتھ اطالوی فوج بھی کثیر تعداد میں لڑ رہی ہے۔

دہلی ۳۔ نومبر۔ حکومت ہند اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۱ء کے بعد جہاز کے ذریعہ آنے والے اخباری کاغذ کی تقسیم کے لئے کوئی اصول مقرر کردیئے جائیں اور ہر اخبار کو بحصہ رسد کاغذ تقسیم کیا جائے۔ اخباروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ۱۵۔ نومبر سے قبل مطلع کریں۔ کہ انہوں نے اگست۔ ستمبر۔ اور اکتوبر میں کتنا کاغذ صرف کیا ہے۔

لنڈن ۳۔ نومبر۔ اس وقت روس کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کا سوال زیر غور ہے۔ اس لئے مسٹر چرچل وزارت میں ردّ و بدل کے مخالف ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ سامان کی فراہمی کے لئے ایک الگ وزیر مقرر کردیا جائے گا۔

قاہرہ ۳ر نومبر۔ برطانوی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانی طیاروں نے بن غازی۔ ڈرنہ۔ غزالہ اور سسلی پر شدید بم باری کی۔ درنہ کے پاور اسٹیشن میں آگ لگ گئی۔ غزالہ میں ایک کارخانہ تباہ کردیا گیا۔ حبشہ میں گونڈر کی اطالوی قلعہ بندیوں پر بھی شدید بم باری کی گئی۔ اور اطالوی فوجوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائی گئیں۔

لنڈن ۳ر نومبر معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے جزیرہ ہانگو پر بھی خشکی سمندر اور فضا سے خوفناک حملہ کردیا ہے۔ یہ جزیرہ خلیج فن لینڈ کے دہانہ پر ایک اہم جزیرہ ہے۔ اور جرمن چاہتے ہیں کہ اس پر حملہ کرکے بحیرہ بالٹک کے روسی بیڑے کو وہیں بند۔۔۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی